10995 ـ نماز میں سورۃ فاتحہ كی قرآت

سوال

ميرا سوال امام كے پيچھے صحيح طريقہ پر نماز ادا كرنے كے متعلق ہے اور بالتحديد سورۃ فاتحہ كے متعلق:

1 ـ كيا امام كى جھرى قرآت كے وقت ہم پر فرضى نماز كى پہلى دو ركعتوں ميں پست آواز كے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھنى واجب ہے ؟

2 ـ كيا ہم پر امام كے پيچھے تيسرى اور چوتھى ركعت ميں بھى سورۃ فاتحہ پڑھنى واجب ہے، يعنى جن ركعتوں ميں امام سرى قرآت كرتا ہے ؟

يہ سوال اس ليے پيدا ہو كہ ہمارے محلہ كى جماعت اپنى نماز كا طريقہ صحيح كرنا چاہتى ہے، اور اہل محلہ اس سلسلہ ميں دو قسم كى رائے ركھتے ہيں:

پہلى رائے يہ ہے كہ: جب امام نماز پڑھا رہا ہے ہو تو ہميں صرف سننا چاہيے چاہے وہ (پہلى اور دوسرى ركعت ميں) جھرى قرآت كرے يا پھر (تيسرى اور چوتھى ركعت ميں) سرى قرآت كر رہا ہو.

ليكن دوسرى رائے كے لوگ كہتے ہيں كہ سورۃ فاتحہ كے بغير نماز قبول نہيں ہوتى، چاہے امام جھرى قرآت كرے يا سرى.

آپ سے ميرى گزارش ہے كہ اس بارہ ميں بيان كريں كہ صحيح كيا ہے، اور اس كے جتنے بھى زيادہ دلائل ہوں ديں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز ميں سورۃ فاتحہ كى قرآت نماز كے اركان ميں سے ايك ركن ہے، چاہے نمازى امام ہو يا مقتدى، يا منفرد؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے فاتحہ الكتاب نہ پڑھى اس كى كوئى نماز نہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (714).

ليكن امام كے پيچھے جھرى نمازوں ميں سورۃ فاتحہ پڑھنے كے متعلق علماء كرام كے دو قول ہيں:

پہلا قول:

سورة فاتحہ پڑھنی واجب ہے، اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" جو شخص فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں "

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط طریقہ سے نماز ادا کرنے والے صحابی کو نماز سکھائی تو اسے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تھا.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت فرمایا کرتے تھے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " فتح الباری " میں کہتے ہیں:

" مقتدی کے لیے جھری نمازوں میں بغیر کسی قید کے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی اجازت ثابت ہے، یہ ان احادیث میں ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے جزء القرآۃ میں اور ترمذی، ابن حبان وغیرہ نے درج ذیل حدیث روایت کی ہے:

عن مکحول عن محمود بن الربیع عن عبادۃ:

مکحول محود بن ربیع سے بیان کرتے ہیں وہ عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ:

فجر کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآت بوجھل ہو گئی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

لگتا ہے آپ اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو ؟

تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

سورۃ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جو اسے (سورۃ فاتحہ) نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی " اھـ

دوسرا قول:

امام کی قرآت مقتدی کے لیے ہے: اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے:

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے الاعراف (204).

حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

جھری نماز میں سورۃ فاتحہ ساقط کرنے والوں نے اس حدیث " اور جب وہ قرآت کرے تو تم خاموش رہو " سے استدلال کیا ہے جیسا کہ مالکی.

یہ حدیث صحیح ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

جو سورۃ فاتحہ کے وجوب کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام جب سورۃ فاتحہ سے فارغ ہو جائے تو کسی دوسری سورۃ کے شروع کرنے سے قبل مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لے، یا پھر سکتوں کے درمیان پڑھی جائے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب امام پڑھے تو خاموشی اختیار کی جائے اور جب امام خاموش ہو تو مقتدی پڑھے " اھـ

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

امام کے سکتوں سے مراد یہ ہے کہ جو سکتے اور خاموشی سورۃ فاتحہ کی آیات کے درمیان اختیار کی جاتی ہے، یا پھر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد سکتہ ہوتا ہے، اس کے بعد والی سورۃ کے بعد، اور اگر امام خاموش نہیں ہوتا تو علماء کرام کا صحیح قول یہ ہے کہ: مقتدی پر سورۃ فاتحہ پھر بھی پڑھنی واجب ہے، چاہے امام کی قرآت کے دوران ہی پڑھے.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (11 / 221).

مستقل فتوی کمیٹی سے اسی طرح کا سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

" اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول یہی ہے کہ نماز میں امام، مقتدی اور منفرد پر جھری اور سری نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، کیونکہ اس کے دلائل صحیح ہیں، اور یہ فرمان باری تعالی:

اور جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے .

یہ عام ہے، اور اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" اور جب وہ قرآن پڑھے تو خاموش رہو "

یہ بھی سورۃ فاتحہ وغیرہ میں عام ہے، جسے درج ذیل حدیث مخصوص کرتی ہے:

" جس نے فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں "

ثابت شدہ دلائل میں جمع کرتے ہوئے.

اور درج ذیل حدیث:

" جس کا امام ہو تو امام کی قرآت اس کے لیے قرآت ہے "

یہ حدیث ضعیف ہے، اور یہ قول بھی صحیح نہیں کہ: امام کی سورۃ فاتحہ کی قرآت کے بعد مقتدیوں کا آمین کہنا سورۃ فاتحہ کے قائم مقام ہے، اس سلسلہ میں علماء کرام کے اختلاف کو آپس میں بغض و عناد اور تفرقہ و علیحدگی کا باعث بنانا صحیح نہیں، بلکہ آپ کو مزید علم کی تحصیل اور اس پر اطلاع کی ضرورت ہے.

اور جب کوئی شخص کسی امام کی تقلید کرتا جو جھری نمازوں میں مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کے وجوب کا قائل ہو، اور کچھ دوسرے لوگ کسی ایسے امام کی تقلید کرتے ہیں کہ مقتدی کے لیے جھری نمازوں میں خاموش رہنا واجب ہے، اور اس کے لیے امام کی سورۃ فاتحہ کی قرآت ہی کافی ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ ایک دوسرے سے دشمنی رکھیں، اور اس بنا پر بغض و عناد پیدا کریں.

جیسا کہ معلوم ہو چکا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو اس میں علماء کرام کے اختلاف کے بارہ میں اپنا سینہ وسیع رکھیں، اور اپنے ذہن کو وسیع رکھیں، اور آپ اللہ تعالی سے حق میں اختلاف سے ہدایت کی دعا کرتے رہیں، یقینا اللہ تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں.

واللہ اعلم .